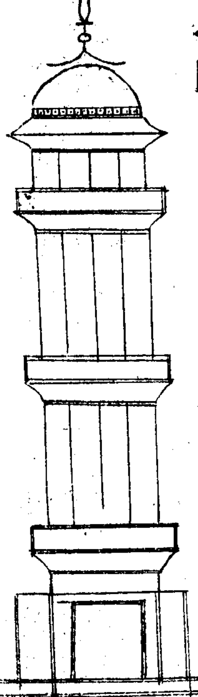
رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے ہ
۲۔ خواص و معاونین سے عہ
۳۔ ہندوستان سے باہر ے
۴۔ غیر مذاہب والوں سے ۱۲ / ے
۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے ۱۲ / ع

نوٹ

عہ کا سالانہ اضافہ مندرجہ بالا قیمتوں میں ڈبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔



اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار مہینہ کی
۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰
تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو اگر آئی چہا در قادیان بینی	دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۱۲ ذو الحجہ ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۲

عمل خیر

بتا دے خاک کے پُتلے کہ دنیا میں کیا کیا ہے
بتا کے دانت ہیں مُنہ میں ترے؟ کھایا پیا کیا ہے؟
بتا خیرات کیا کی راہ مولا میں دیا کیا ہے؟
یہاں سے عاقبت کے واسطے توشہ لیا کیا ہے؟
دعائیں لیں کبھی۔ ٹھنڈا کیا دل دردمندوں کا؟
بُرے حالوں میں تو شامل ہوا محتاج بندوں کا؟
کسی گم کردہ رہ کی خضر بن کر رہنمائی کی؟
کسی کی ناخن تدبیر سے عقدہ کشائی کی؟
دمِ مشکل کسی مظلوم کی حاجت روائی کی؟
کسی کی دستگیری کی۔ کسی سے کچھ بھلائی کی؟
کبھی کچھ کام بھی آیا کسی آفت رسیدہ کے؟
کبھی دامن سے پونچھے تو نے آنسو آبدیدہ کے؟
شریک درد و غم ہو کر کسی کا دُکھ بٹایا ہے؟
مُصیبت میں کسی آفت زدہ کے کام آیا ہے؟
پرائی آگ میں پڑ کر کبھی دل بھی جلایا ہے؟
کسی بے کس کی خاطر جان پر صدمہ اُٹھایا ہے؟
کبھی آنسو بہائے ہیں کسی کی بدنصیبی پر؟
کبھی کچھ ترس کھایا تو نے مفلس کی غریبی پر؟
کسی کا عقدۂ مشکل کبھی آساں کیا تو نے؟
کسی درماں طلب کے درد کا درماں کیا تو نے؟

کسی دلگیر کا دل غنچۂ خنداں کیا تو نے؟
کسی کو بھی کبھی شرمندۂ احساں کیا تو نے؟
خزاں آتے ہوئے دیکھی کبھی گلہائے نورس پر؟
کبھی کچھ ترس آیا عندلیب زار و بے کس پر؟
کبھی تو نے کسی برگشتہ قسمت کی خبر لی ہے؟
کسی ماتم زدہ کی تو نے دل جوئی کبھی کی ہے؟
کسی کے واسطے آفت میں اپنی جان ڈالی ہے؟
کسی بے خانماں کو وقت مشکل کچھ مدد دی ہے؟
کبھی کچھ دل نوازی کی ہے تو نے دل شکستہ کی؟
کبھی کچھ چارہ فرمائی بھی کی زخمی و خستہ کی؟
کبھی امداد دی تو نے کسی بے کس بچارے کو؟
سخی بن کر دیا کچھ تو نے مفلس کے گذارے کو؟
تسلی دی کبھی تو نے کسی آفت کے مارے کو؟
کبھی تو نے سہارا بھی دیا ہے بے سہارے کو؟
شریکِ دردِ دل ہو کر خبر لی بے نواؤں کی؟
لگی ہے چوٹ بھی دل پر صدائے گداؤں کی؟
کسی برگشتہ قسمت بے نوا کی دل نوازی کی؟
کسی کے خندۂ زخم جگر کی چارہ سازی کی؟
کسی کے واسطے غم میں گھلا۔ کیا جاں گذاری کی؟
اگر تھا صاحب توفیق۔ کیا بندہ نوازی کی؟
سُنا کب کان دھر کر نالہ و غم بے نواؤں کا؟

رہا ہر حال میں تو شیفتہ اپنی اداؤں کا +
ذرا تو سوچ اے غافل۔ رہیگا شادماں کب تک؟
کریگا خون اپنے وقت کا ناقدرداں کب تک؟
تیرے باغ جوانی میں نہ آئے گی خزاں کب تک؟
رہیگا تیری قسمت سے موافق آسماں کب تک؟
رہیگا تا بہ کے مصروف دُنیا کے جھمیلے میں؟
کہاں تک کھوئے گا عمر رواں پانی کے ریلے میں؟
فنا و زیست کا اک روز قصہ پاک ہونا ہے؟
اجل کے ہاتھ سے دامان ہستی چاک ہونا ہے؟
کبھی تو پائمالِ گردش افلاک ہونا ہے؟
کسی دن خاک میں ملنا ہے آخر خاک ہونا ہے؟
حباب آسا فراز زیست ہے دُنیائے فانی میں
جو تجھ سے ہو سکے کر لے بھلائی زندگانی میں
نہ دولت ساتھ جائیگی۔ نہ قسمت ساتھ جائیگی۔
نہ شوکت ساتھ جائیگی، نہ حشمت ساتھ جائے گی
پسِ مردن نہ یہ شان امارت ساتھ جائے گی
نہ عظمت ساتھ جائیگی۔ نہ رفعت ساتھ جائے گی
جو پوچھے جائیں گے محشر میں وہ اعمال ہیں تیرے
اگر کچھ ساتھ جائینگے۔ وہ نیک افعال ہیں تیرے
مناسب ہے کہ نیک اعمال کر۔ طاعت گذاری کر
پسندیدہ طریقے سیکھ۔ عجز و انکساری کر

ایڈیٹوریل بریف نوٹس

اپنے جھگڑوں کا آپ فیصلہ کرو

قرآن کریم نے مسلمانوں کو ایک اصل عظیم سکھایا تھا جس سے وہ مقدمہ بازی کی ذلتوں اور مصیبتوں سے رہائی پا سکتے تھے مگر آج دیکھا جاتا ہے کہ جہاں اُنھوں نے قرآن کریم کے دوسرے احکامات کو پس پشت ڈال رکھا ہے وہاں مقدمہ بازی کے میدان میں بھی وہ ترقی کر رہے ہیں۔ مگر ہم کو (جو خدا تعالیٰ کے مرسل مہدی پر ایمان لائے ہیں) لازم ہے کہ جب احیائے قرآن کریم کے لئے عملی رنگ ہم اختیار کر رہے ہیں اپنے تمام نزاعوں اور جھگڑوں کو جو ہم میں خدانخواستہ باہم پیدا ہو جائیں اس امر الٰہی کے ماتحت فیصلہ کرائیں۔ حتی الوسع عدالتوں کی کش مکش سے بچنا چاہئے اور احمدیوں کو اپنے عمل سے دکھا دینا چاہئے کہ وہ اپنے باہمی جھگڑوں اور نزاعوں کے لئے عدالتوں میں نہیں جاتے۔ میری رائے میں ایسے تمام قضایا اپنی مقامی انجمنوں میں طے ہو جایا کریں اور اگر کسی فریق کو اپنی انصاف کے لئے آگے جانے کی حاجت ہو تو صدر انجمن احمدیہ میں وہ فیصلہ نظر ثانی کے لئے پیش کر دیا جایا کرے۔ وہ دن نہایت ہی مبارک ہوگا جب ہماری باہمی نزاعیں (خدانخواستہ اگر ہوں) اپنی ہی انجمنوں میں فیصل ہونے لگیں۔

چیف کورٹ کی توجہ طلب

مقدمات میں موقعہ کی تحقیقات یا بعض دوسرے امور کی پڑتال اور دریافت کے لئے بعض اوقات اہل کمیشن مقرر کئے جاتے ہیں مگر علی العموم یہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اپنی معاش کا کوئی معقول ذریعہ نہیں رکھتے اور اسی ایک ذریعہ سے اپنا اور متعلقین کا پیٹ پالتے ہیں ان کا کام حکام کے دروازوں پر سلام کیلئے حاضر ہونا ہے اور بس ایسے لوگوں کے ذریعہ جو تحقیقات امور دریافت طلب کی ہوگی وہ پہلے ہی معلوم ہے اس لئے اہل کمیشن کے تقرر کے متعلق خاص توجہ ہونی چاہئے میری رائے میں آبیروں کی طرح ایک رجسٹر ہر ضلع کے معزز اور دیانتدار اشخاص کا رہنا چاہئے اور ان کے ناموں کی فہرست ہر عدالت میں رہے اور جب کبھی کسی عدالت کو کمیشن مقرر کرنے کی ضرورت پیش آئے۔ تو ان میں سے کسی کو منتخب کرے اور سال بسال ایسے رجسٹر کی ترمیم ہوتی رہے۔ دیانت داری اور محنت سے کام کرنے والوں کا حوصلہ بڑھایا جائے اس صورت سے انصاف کے لئے کمیشن جیسی مفید راہ مفید ثابت ہوگی ورنہ موجودہ حالت جیسی ہے کسی سے پوشیدہ نہیں۔

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ می زند

مخنتون آریہ دھرم پال نے دیو سماج کے خلاف ایک رسالہ شائع کیا تھا جس پر الحکم میں مناسب ریویو کیا گیا تھا۔ اس رسالہ کی اشاعت پر دیو سماج کے بعض ممبروں نے اپنے کاغذات کے چوری جانے کی رپورٹ کر کے دھرم پال کی تلاشی کرائی۔ اب دھرم پال نے آسمانی گولہ کے عنوان سے جنوری کا اندر شائع کیا ہے اور پہلے سے زیادہ مسخرا پن کیا ہے جس نے اسکے مضامین کی وقعت کو بالکل گرا دیا ہے۔ پس جب اس کی اس قسم کی بزلیات کو پڑھتا تھا تو حیرت ہوتی تھی مگر اب آسمانی گولہ سے یہ راز کھل گیا کہ دھرم پال کو نقلیں اُتارنے اور سوانگ بھرنے میں خاص مشق ہے جو اُس نے دیو سماج میں رہکر سیکھی ہے۔ میرے ریمارکس سے ناراض ہو کر وہ سلسلہ عالیہ پر بھی ٹھٹھے مارنے کی دھمکی دیتا ہے مگر احمق اتنا نہیں سوچتا کہ اس کے پہلوں اور بڑوں نے مخالفت کر کے کیا بگاڑا جو وہ کچھ کر سکیگا۔ پہاڑ کے ساتھ ٹکر مارنے والا اپنا ہی سر پھوڑیگا۔ بہت سے گوبر و سنڈاس کے کیڑے اور موریوں میں رینگنے والے حشرات الارض نکلتے ہیں۔ وہ آخر اسی گندگی میں تباہ ہو کر کھاد کا کام دیجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلے ایسی باتوں کی پروا بھی نہیں کر سکتے وہ جانتے ہیں کہ

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

آریہ سماج ہوشیار رہے

دھرم پال نے جس سپرٹ اور فطرت کا اظہار دیو سماج میں پانچ سال تک رہکر کیا ہے وہ آریوں کو غالباً محتاط بنا دیگا اور اُنھیں معلوم ہو جائیگا کہ اس کا تعلق آریہ سماج سے کس غرض کے لئے ہے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے جو کچھ عرصہ بعد دھرم پال کا قلم آریہ سماج کے اندرونی رازوں کی گلکاری کے لئے طیار ہو۔ اس لئے آریہ سماج کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

کہ کردکہ نیافت

رومن کیتھولک عقاید کی ایک دیسی عیسائی عورت کو مدراس میں پھانسی کی سزا دی گئی ہے اسپر الزام یہ تھا کہ اس بے رحم نے اپنے بھتیجے کو قتل کر ڈالا تھا۔ وہ ظالم اپنے کیفر کردار کو تو پہنچ گئی مگر یہ مسئلہ سمجھ میں نہیں آتا کہ کفارہ کس مرض کی دوا ہے۔ جب اس دنیا میں گناہوں اور جرائم کی سزا ملتی ہے تو پھر اسکا کیا ثبوت ہے کہ آیندہ کفارہ کا مسئلہ کوئی تلافی کر سکے گا۔ برٹش گورنمنٹ کا عملی قانون اس عقیدہ کی تردید کے لئے کافی ہے۔

لالہ لاجپت رائے کی تردید

پچھلے دنوں لالہ لاجپت رائے کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا تھا کہ اُنھوں نے بیان کیا تھا کہ آیندہ ہندو دھرم سب پر غالب آجائیگا اور آریہ سماج کو آیندہ پولیٹکس میں حصہ لینا پڑیگا۔ ان کی کسی ایک تقریر کا یہ مفہوم ظاہر کیا گیا تھا مگر لالہ صاحب نے اب اس بیان کی تردید بڑے زور سے کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ لالہ صاحب کو ہوش آگئی ہے اور رمنڈالے کے قلعہ نے انھیں پالیٹکس کے متعلق ایک مفید سبق دیا ہے۔ مگر کیا پرکاش اس تقریر کا مفہوم سمجھ سکتا ہے جو پولیٹکس پر زور دیا کرتا ہے۔

فیشن کے فرزند غور کریں

فیشن بھی عجیب چیز ہے۔ اور اس میں کچھ ایسی طاقت ہے کہ بیہودہ سے بیہودہ چیزیں بھی فیشن کے لباس میں خوش نما معلوم ہونے لگتی ہیں یورپ میں ٹوپی پر پھول لگانے کا بھی ایک فیشن تھا مگر اب اس میں ترقی ہوئی ہے اب بجائے مختلف درختوں کی شاخوں کے مختلف پھل والی ٹوپیوں کی زینت نظر آتی ہیں۔ ہندوستانی دلدادگان یورپ کو بھی شاید اس کا تتبع کرنا پڑے اور کچھ عجب نہیں بعض فیشن کے فرزند اور عقل کے دھنی امرود اور انار ٹانگ کر نکلا کریں۔ بے جا تقلید اور ریس اکثر دفعہ انسان کو شرمندہ کرتی ہے۔

حجاز ریلوے

حجاز ریلوے خدا تعالیٰ کے ان نشانات اور عجائبات میں سے ہے جو اس زمانہ کے متعلق تیرہ صدیاں پیشتر آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بطور پیشگوئی بتائے گئے تھے ان نشانات سے لطف اور ذوق اُٹھانے والی ایک ہی قوم ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت پر ایمان لاچکی ہے اور احمدی کہلاتی ہے اس لئے حجاز ریلوے کے متعلق وقتاً فوقتاً حالات کا معلوم کرنا احمدی قوم کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔ روزانہ پیسہ اخبار نے اس عنوان سے اسپر لکھا ہے کہ انگلستان کے سربرآوردہ و با اثر اخبار لنڈن ٹائمز نے اپنی ۲۸ دسمبر گذشتہ کی اشاعت میں ایک زبردست لیڈنگ آرٹیکل ان مسلسل تحریروں پر لکھا ہے۔ جو صحیفۂ مذکور کے نامہ نگار قاہرہ نے حجاز ریلوے کی بابت اُس میں چھپوائی ہیں۔ ٹائمز نے اپنے لیڈر کے آغاز میں اُن چٹھیوں کا حوالہ دیا ہے اور جتایا ہے کہ آج ہم تین پُر معلومات مضامین کے سلسلہ کی آخری تحریر کسی دوسری جگہ درج کرتے ہیں۔ یہ سلسلۂ مضامین ہمارے نامہ نگار قاہرہ نے اُس ترقی پر لکھا ہے۔ جو حجاز ریلوے کے دمشق و مکہ معظمہ کے درمیانی ٹکڑے کی تیاری میں ہوئی ہے۔ اس شاندار تدبیر نے اسلامی دُنیا کی قوت متخیلہ پر بڑا گہرا مجوشتی آمیز اثر ڈالا ہے اور اُس کے اخراجات کی کفالت کے لئے عالم اسلام کے ہر حصّہ سے بڑی بڑی رقوم بطور فیاضانہ امداد کے وصول ہوئی ہیں۔ راسخ العقیدت مسلمان کے لئے اس لائن کی تکمیل جس کے ستمبر ۱۹۰۸ء کو مکہ معظمہ تک اور دو سال بعد مدینہ منورہ تک پہنچنے کی توقع ہے۔ اُس شہر تک۔ جہاں رسول کریم پر پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی

جس میں آپ نے ابتدائی تکالیف اُٹھائیں اور آخر کار فتح حاصل کی۔ نیز دوسرے شہر تک۔ جو اول الذکر سے کچھ کم مقدس نہیں ہے۔ جہاں سے رسول کریمؐ نے اپنے مخالف ہموطنوں کے ساتھ طویل مقابلہ جاری رکھا اور جس میں آخر کار آپ زیر خاک آسودہ ہوئے۔ رسائی کا نسبتاً سہل ذریعہ بہم پہنچائیگی۔ اور مذہبی فرض کی ادائیگی آسان و کم خرچ بنا دے گی۔

اُن لوگوں کے لئے۔ جو مسلمان نہیں ہیں۔ اجرائے ریلوے کا یہ عظیم الشان کام بیحد تاریخی و سیاسی دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ حجاز ریلوے فلسطین کو۔ جو دین عیسوی کی ولادت گاہ ہے۔ حجاز سے۔ جو مذہب اسلام کی پیدائش کی جگہ ہے پیوستہ کرتی ہے۔ اور حاجیان زیارت کے لئے یہ اُس راستہ کو دوبارہ کھولتی ہے۔ جس سے رسول کریمؐ کی زندگی کے آخری ایام اور اُن کے دو زبردست خلفاء حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کی ماتحتی میں مسلمان فوجیں دونوں مذاہب (عیسوی و اسلام) کے درمیان اُس طویل زور آزمائی کو شروع کرنے کے لئے شام میں داخل ہوئیں۔ جس نے تاریخ عالم کو بہت سے دلنشین صفحات بہم پہنچائے ہیں اور ہماری حال کی تہذیب کی ترقی پر اسقدر مہتم بالشان اثر ڈالا ہے:-

یہ لائن ابتدائی خلفاء کے مقام خلافت کو اُن کے جانشین بنی اُمیہ کے صدر مقامات سے پیوستہ کریگی۔ وہ بنی اُمیہ۔ جن کی سرپرستی میں دارالاسلام سارے شمالی علاقہ افریقہ تک پھیل گیا۔ اور ہسپانیہ کی راہ سے قریب قریب وسط یورپ تک پہنچا۔ وہ بنی اُمیہ۔ جن کے دارالخلافت دمشق میں مسلمان فقہاء نے قرآن مجید کی تعلیم کے مصالح سے شرع محمدی کی شاندار و فلک فرسا عمارت بنائی شروع کی۔ یہ لائن اُن علاقوں سے۔ جو اسلام نہیں بلکہ عیسائیت کی پیدائش سے پہلے یونانی اور دوسری تہذیبوں کے گھر تھے۔ گذرتی ہے اور ایگرا جیسے ویران شہروں تک محققین فن تعمیر کی رسائی پیدا کر کے تحقیقات کا ایک نیا میدان کھولتی ہے۔ یہ ریلوے۔ جو اس قدر تیزی سے تیار کیجا رہی ہے۔ جیسی ایک طالب علم تاریخ کے لئے مفید و معنی خیز ہے۔ اُسی طرح موجودہ سیاسی حالات کے ناظر کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔ ایک اس قسم کا کام۔ جو ساری دنیا کے مسلمانوں کی ہمدردی کو جنبش دیتا اور اُس کے اخراجات کی خاطر روپیہ جمع کرنے کی ہمت دلاتا ہے۔ اختیار کر کے اور اُس کی پوری احتیاط ملحوظ رکھکر کہ یہ روپیہ جس کام کے لئے دیا جاتا ہے اُسی پر ایمانداری سے خرچ کیا جائے۔ سلطان المعظم نے بڑے درجہ تک خود کو اسلام کا روحانی سرپرست منوانے کے مقصد کی تکمیل کر لی ہے اور اُن اہل اسلام کو اپنا دلسوز و عقیدت مند بنا لیا ہے جو اُن کی عملداری میں بود و باش نہیں رکھتے۔ اس مقصد کی تکمیل سے اُنھوں نے (سلطان المعظم) نے ایک قیمتی سیاسی فایدہ حاصل کیا ہے۔ جو اُن جھگڑوں میں اُن کو بہت کچھ کارآمد ثابت ہوگا جو اُنھیں آئے دن عیسائی طاقتوں کے ساتھ پیش آتے رہتے ہیں۔ مگر ریلوے سے صرف یہی غرض نہیں نکلتی بلکہ جب وہ مکمل اور شام کی موجودہ لائنوں اور بغداد ریلوے کی توسیع بجانب حلب کے ذریعہ سے اناطولین ریلوے کیساتھ پیوستہ ہوجائیگی۔ تو اوّل درجہ کی جنگی لائن بن جائیگی اور ٹرکی کو اُمید سے کہیں زیادہ فایدہ پہنچائے گی! بذریعہ اس ریلوے کے ترکی افواج علاقجات قسطنطنیہ۔ ایشیائے کوچک اور شام سے چند ہی روز کے اندر جزیرہ نمائے عرب میں اُتاری یا مصری حدود پر باسانی جمع کی جاسکتی ہیں۔ اور بحری سفر کی زحمت اُٹھائے بغیر مندرجہ بالا مقامات پر پہنچ سکتی ہیں۔ جو سلطان کے لئے ایک نہایت ضروری بات ہے۔ کیونکہ اُن کے پاس جہازی بیڑہ تو ہے مگر بحری سپاہ و سامان حرب موجود نہیں!

اس لائن کی مدد سے سلطان المعظم سرکش عرب قبایل کو۔ جنھوں نے اپنے تمرّد سے اُنھیں اور اُن کے پیشرو سلاطین کو بڑی زحمت دی ہے۔ اپنے قابو میں لاسکینگے۔ اور اگر وہ بہکانے والوں کی باتوں میں آکر یا غلط فہمی میں پڑ کر اس ناعاقبت اندیشانہ کارروائی پر مایل ہوں کہ دریائے نیل کے کناروں پر۔ جو انگریزی اقتدار سالہا سال سے قایم ہے۔ اُسے خطرے میں ڈالیں۔ تو ریلوے کی وجہ سے اُن کی یہ خواہش اچھی طرح پوری ہوسکے گی۔ حجاز ریلوے اپنی موجودہ نامکمل حالت میں اور اناطولین ریلوے سے پیوستہ ہوئے بغیر بھی اشرار یمن کی سرکوبی کے لئے فوج لیجانے اور قسطنطنیہ کی گورنمنٹ کا اقتدار بدوی قبایل پر بڑھانے میں بہت کارآمد ثابت ہوئی ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور فایدہ جو سلطان المعظم اپنے دارالخلافت کو اسلام کے مقدس شہروں سے مربوط کرنے میں اُٹھائینگے۔ وہ یہ ہے کہ ریلوے تیار ہوجانے کے بعد وہ قسطنطنیہ میں بیٹھے بیٹھے والیٔ حجاز و شریف مکہ وغیرہ کی حرکات و سکنات کی نگرانی فرماسکینگے اور اُنھیں اپنے قابو میں لاسکینگے۔ حالانکہ اس وقت سلطان المعظم افسران مذکور کے اُس زبردست اثر کو۔ جو اُنھیں اپنے ہمقوموں پر حاصل ہے۔ اور نیم خود مختاری کے رجحان کو سخت ناپسند فرمانے کے باوجود اس کے سوا کچھ نہیں کر سکتے کہ اُن کے چند رشتہ داروں کو بطور امل کے قسطنطنیہ میں رکھیں اور حاجیان حج پر اُن کے عمّال و اہلکاراں کو مسلسل زیادتیاں کرتے دیکھکر بھی خاموش ہو رہیں!

سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات

(احمدیہ کانفرنس کا اجلاس)

۲۸ دسمبر ۱۹۰۷ء کو بعد نماز مغرب احمدیہ کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ اس میں مردان۔ امرتسر۔ گجرانوالہ۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ جموں۔ ظفروال۔ ٹانگہ۔ بدوملہی۔ مہاراجکے۔ میانوالی۔ پولہ۔ کھیوا۔ مرالہ۔ کھاریاں۔ بھاپلیہ۔ لودہانہ۔ لائلپور۔ سرگودہ۔ انبالہ۔ دہلی۔ بھیرہ۔ میرٹھ۔ مظفر نگر۔ ہوشیارپور۔ ٹروعہ۔ گڑھ شنکر۔ ماہل پور۔ ضلع جالندھر۔ راہوں۔ کریم پور۔ لنگڑوبہ۔ کریام۔ شاہ آباد ضلع ہردوئی۔ جھنگ۔ چھاونی سیالکوٹ۔ ضلع سملہ۔ دھرم کوٹ رنگا ضلع جند سیا۔ سرحد ضلع گجرات۔ گولیکی۔ پٹیالہ۔ وانہ ضلع ہزارہ۔ چونڈہ۔ لاہور۔ قصور۔ مزنگ۔ فیروزپور۔ قادیان کی انجمنوں کے سکرٹری اور میر مجلس اور بعض کے قائمقام اجلاس میں موجود تھے۔ سب سے پہلے صدر انجمن احمدیہ کے مختلف صیغوں کی رپورٹ پڑھی گئی اور اس کے بعد بجٹ ۱۹۰۸ء پیش کیا گیا اور پھر خواجہ کمال الدین صاحب وکیل چیف کورٹ پنجاب نے ضروریات سلسلہ کے متعلق ایک فلسفیانہ تقریر کی اس کے بعد حضرت حکیم الامۃ کی آخری تقریر ہوئی۔ یہ تو اجمالی روئداد اس کانفرنس کے اجلاس کی ہے مگر غور طلب یہ امر ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد صرف اتنا ہی ہونا چاہیئے کہ ایک شخص اُٹھکر کچھ گذشتہ واقعات بیان کر دے اور کچھ آیندہ کی ضرورتوں کا اعلان کر دیا جاوے میری اپنی سمجھ میں یہ دونوں اجزا اس اجلاس کے ضروری تو ہیں مگر اصل بات اور مقصد جو اس کانفرنس کا ہونا چاہیئے وہ ضروریات سلسلہ کے سرانجام دینے کی تجاویز ہیں۔ اگر ایسے اجلاس میں جہاں مختلف شہروں اور دیہات کے سرگرم اور باہمت کارکن موجود ہوتے ہیں بعض عملی تجاویز پیش کر دی جایا کریں تو زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ مثلاً لنگرخانہ کی ضروریات کے متعلق اگر عام طور پر یہ تجویز پاس کر دی جاوے کہ تمام زمیندار اپنی برداشت فصل کے موقع پر ایک سیر فی من لنگرخانہ کے لئے علیحدہ کر لیا کریں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ لنگرخانہ کی ضروریات جنس کی فراہمی کافی سے زیادہ ہوسکتی ہے ہماری جماعت میں زمینداروں کی بہت بڑی تعداد ہے اور اُن میں بعض بڑے بڑے مالگذار زمیندار ہیں۔ اور یوں بھی عام طور پر اُن لوگوں میں یہ رواج ہے کہ وہ برداشت فصل کی تقریب پر کچھ نہ کچھ غلہ الگ کرتے ہیں جن میں سے غربا اور دوسرے متعلقین لوہار۔ ترکھان وغیرہ کو دیتے ہیں۔

اگر یہ تحریک عام ہوجاوے اور زمیندار ایسے موقعوں پر ایک سیر فی من لنگرخانہ کے لئے ہر ایک جنس میں سے

الگ کرلیں تو ہزاروں من غلّہ جمع ہو سکتا ہے میں نے اپنے ضلع جالندھر اور ہوشیارپور کے معزز احباب اور اپنے علاقہ میں ممتاز زمینداروں سے اس معاملہ پر گفتگو کی تھی۔ انھوں نے شرح صدر کے ساتھ میری اس تجویز کو پسند کیا اور مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے علاقوں میں اسکا رواج دیکر عملی طور پر اس کا مفید ثابت ہونا کر دکھائینگے سابق بالخیرات ہونے کے لئے رشک کرنا گناہ کی بات نہیں سیالکوٹ کی انجمن قابل نمونہ انجمن ہے اس کے تمام کام ضابطہ اور قاعدہ کے ماتحت ہوتے ہیں اور ہر ایک نیک اور مفید تحریک میں وہ سب سے اول حصّہ لیتی ہے میں اُمید کرتا ہوں کہ ایسی مفید تحریک کی اشاعت کے لئے سب سے اول عملی پہلو اختیار کرنے کے لئے طیار ہو گی مگر میں جالندھر اور ہوشیارپور کے اُن معزز زمینداروں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ کوشش کریں کہ جیسے عید فنڈ کی عملی تحریک کا زرّین تاج سیالکوٹ کی جماعت کے سر پر ہے اس مفید تحریک کے اجرا کے وہ پیشرو ہوں۔ بہرحال لنگر خانہ کی جنسی ضروریات کے لئے اس تجویز کو صرف کاغذی لباس ہی میں نہیں رہنے دینا چاہیئے اور اس کے لئے اگر ابھی سے کام شروع کیا جائے تو آنے والی ربیع کے موقعہ پر ہر قسم کا غلّہ قادیان کے لنگر خانہ کے لئے جمع ہو سکتا ہے اور اس طرح پر حضرت حجۃ اللہ کی دعا اور توجہ ان امور مہمہ کی طرف ہو جائے گی۔ جو آپ کی بعثت کی اصل غرض ہے۔

بر وقت فصل کے موقعہ پر زمینداروں کو غلّہ الگ کر دینا کوئی مشکل امر نہیں ہوتا۔ اور معمولی اور مقررہ چندہ لنگر و دوسری ضروریات کو انشاء اللہ العزیز بخوبی سر انجام دے گا۔

الغرض احمدیہ کانفرنس کے اجلاس میں ان تجاویز پر بحث ہونی چاہیئے جو مقاصد سلسلہ کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں خواجہ صاحب اور حضرت حکیم الامۃ نے ایک حد تک ان پر بحث فرمائی۔ جو اور بھی بسط سے ہونی چاہیئے تھی۔

اس سے پہلے کہ گذرے سال کی رپورٹ پر ریویو کیا جاوے عام طور پر یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ جس کے ماتحت یہ کانفرنس قایم کی گئی ہے یا جس کے تعلق میں احمدی انجمنوں کا سلسلہ قائم کیا جا رہا ہے وہ کیا چیز ہے اور کیا کر رہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ تمام احمدی مسلمانوں کی قائم مقام انجمن ہے جس کا ہیڈکوارٹر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان دارالامان میں ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اس وقت جو کام کر رہی ہے اُس کی مختصر سی تشریح یہ ہے۔

(۱) **اشاعت اسلام**۔ اس غرض کے لئے رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی میں جاری کیا گیا ہے [illegible] کی ایک کثیر تعداد یورپ اور امریکہ اور جاپان میں مفت بھیجی جاتی ہے اس خرچ کے پورا کرنے کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ سب احباب جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں اعانت کا کچھ نہ کچھ چندہ دیں یا اپنے خرچ پر ایک ایک دو دو چار چار دس دس رسالہ باہر بھجوادیں فی رسالہ جو باہر بھیجا جائے چندہ للعہ سالانہ ہے۔ مگر انگریزی رسالہ کی قیمت ہندوستان کے لئے للعہ سالانہ ہے بعض کتب انگریزی میں طبع کرکے اسی غرض کے لئے مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو میں بھی شائع ہوتا ہے جس کا چندہ عہ سالانہ ہے۔ ان احمدی احباب کو جو استطاعت رکھتے ہیں چاہیئے کہ اس رسالہ کو خریدیں اور پڑھیں کیونکہ اس میں نہایت قیمتی اور اہم مضامین درج ہوتے ہیں اور ہر قسم کے اعتراضات اور وساوس دور کئے جاتے ہیں ان مضامین سے واقفیت حاصل کرنا ہر ایک مسلمان کے لئے ضروری ہے سب احباب کا فرض ہے کہ علاوہ خود خریدار بننے کے اس رسالہ کی خریداری کی تحریک اپنے احباب میں بھی کریں۔ رسالوں کے علاوہ اس مد کے ساتھ ایک کتب خانہ بھی ہے جس میں حضرت اقدسؑ اور بعض احباب کی تصانیف اور بعض مفید اسلامی کتب فروخت کی جاتی ہیں۔

(۲) **تعلیم دینی و دنیوی**۔ اس غرض کے لئے ایک مدرسہ انگریزی انٹرنس تک تعلیم دینے کے لئے ہے۔ جس میں علاوہ مروجہ مضامین کے دینیات اور عربی کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور ایک مدرسہ عربی مولوی فاضل تک تعلیم دینے کے لئے ہے جس میں علاوہ مولوی فاضل کی تعلیم کے دینیات کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم اور اس کے ساتھ تھوڑی انگریزی اور کسی قدر دیگر مضامین مروجہ اور طب کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ ایک گرلز سکول لڑکیوں کی تعلیم کے لئے بھی ہے اور تین برانچ سکول دیہات میں ہیں۔ ان اخراجات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدسؑ نے یہ لازمی قرار دیا ہے کہ سب احباب مدرسہ کے لئے حسب استطاعت چندہ دیں نیز جن احباب کے بچے تعلیم کے قابل ہیں وہ ان کو تعلیم کے لئے اس جگہ بھیجیں۔

(۳) **مساکین اور یتامیٰ کی مدد**۔ اس کے لئے تین الگ الگ فنڈ ہیں۔ ایک مساکین کے لئے۔ ایک یتامیٰ کے لئے۔ اور تیسری مد زکوٰۃ کی ہے قربانی کی کھالوں کا روپیہ مسکین فنڈ میں جمع ہوتا ہے۔ اور مساکین اور یتامیٰ کے لئے ذی مقدرت احباب مستقل طور پر بھی مدد کرتے ہیں زکوٰۃ کا روپیہ بھی احباب کو چاہیئے کہ حتی الوسع یہاں بھیجا کریں۔

(۴) **مقبرہ بہشتی کا انتظام**۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رسالہ الوصیت کے ماتحت احمدیوں میں اشاعت اسلام کی اغراض کے لئے تحریر وصایا کا شوق پیدا کرنا۔ اور خدا تعالیٰ کی وحی کے ماتحت حضرت امام نے جو قبرستان بنایا ہے اس کا انتظام کرنا۔ ایسا ہی (۵) [illegible] کا تقرر امداد تعمیر مساجد [illegible] خانہ اور بعض دوسری ضروری قومی کاموں کا انصرام جن کا تعلق اشاعت اسلام سے ہے۔

یہ کام اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے ماتحت ہو رہے ہیں اس لئے اب سال گذشتہ کی جو مختصر رپورٹ مع اپنے ریمارکس کے میں آیندہ دوں گا اس کے سمجھنے میں انشاء اللہ آسانی ہوگی۔ (باقی باقی)

ہندوستان کی غلط فہمی

ہندوستان جیسے معزز اخبار میں حضرت اقدسؑ کے خلاف ایک لفظ بھی کبھی نہیں لکھا گیا تھا جب تک اس کا چارج لالہ **دینا ناتھ** صاحب کے ہاتھ میں رہا۔ پنڈت رام بھجدت صاحب کی پروپرائٹری میں منتقل ہونے کے بعد ۱۴ جنوری کے ہندوستان میں ایک نوٹ نکلا ہے۔ جس میں نہایت متانت کے ساتھ حضرت اقدس کی ایک تقریر کا ایک فقرہ لیکر نکتہ چینی کی ہے کہ گویا حضرت مرزا صاحب مسلمانوں کو باوجود کرشن اور رام چندر جی کے مثیل ہونے کے ہندوؤں سے قطع تعلق کی صلاح دیتے ہیں۔ ایڈیٹر ہندوستان کو مغالطہ ہوا ہے۔ حضرت حجۃ اللہ عام امن اور اتحاد کے لئے ہمیشہ ساعی رہے ہیں جس فقرہ کو ایڈیٹر ہندوستان نقل کرتا ہے وہ انگریزوں کے عدل و انصاف کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے اگر وہ ساری تقریر کو پڑھنے کی تکلیف گوارا کریں تو اُنھیں بخوبی معلوم ہو جاوے۔ ہاں یہ سچ ہے اور حضرت مرزا صاحب نے بارہا لکھا ہے کہ اس اتحاد کی ایک ہی صورت ہے کہ آریہ صاحبان ہمارے بزرگوں اور مقدسوں کی توہین کو چھوڑ دیں اگر وہ توہین بھی کرتے رہیں اور پھر صلح چاہیں تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے مقابلہ میں جنگل کے درندوں اور سانپوں سے صلح کرنا آسان ہے اور انبیاء علیہم السلام کو سب و شتم کرنے والے انسانوں سے صلح ناممکن ہے۔ پنڈت صاحب اگر چاہتے ہیں تو اپنے گھر سے اس اصلاح کا قدم اُٹھائیں۔

زندہ مذہب ہی راحت بخش ہو سکتا ہے

درحقیقت مذہب وہی ہو سکتا ہے جو زندہ ہو اور اس میں زندگی کے آثار ایسے ہوں کہ عام طور پر وہ شناخت کیا جاوے اور اس میں زندگی کی قوت ہو یعنی وہ انسان کی زندگی پر ایسا اثر ڈال دے جو اس کو زندہ خدا سے ملا سکے۔ اگر کسی مذہب میں آسمانی روح کی ملاوٹ ہی نہ ہو اور زندگی کے خواص پیدا نہ کر سکے تو اس کی حقیقت معلوم۔ اس **معیار** پر اسلام کو حضرت مسیح موعودؑ نے جملہ ادیان کے مقابلہ میں پیش کرکے دکھا دیا ہے کہ یہ **روح** اور **طاقت** صرف اسلام ہی میں ہے کہ اس سے سچا تعلق رکھنے والا زندوں میں داخل ہو جاتا ہے اور یہ بالکل سچ ہے کہ اس وقت کوئی دوسرا مذہب اس کے مقابلہ میں پورا نہیں اُتر سکتا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے صدہا مرتبہ اس معیار پر دوسرے مذاہب کے حامیوں کو پکارا ہے مگر

صدائے برنخاست کا مضمون رہا

حقیقی خوشحالی اور راحت صرف خدا پرستی میں ہے اور یہ تب پیدا ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر کامل یقین ہو اور یہ امر بدون خوارق کے پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہی تعلق سچی راحت دے سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود زر دولت دُنیا پر

دُنیا خدا کے نزدیک مردار کی طرح ہے اور خدا کے ڈھونڈنے والے ہرگز دُنیا کو عزت نہیں دیتے یہ ایک لاعلاج بات ہے جو روحانی لوگوں کے دلوں میں پیدا کی جاتی ہے کہ وہ سچی بادشاہت آسمان کی بادشاہت سمجھتے ہیں اور کسی دوسرے کے آگے سجدہ نہیں کر سکتے البتہ ہم ہر ایک منعم کا شکر کریں گے اور ہمدردی کے عوض ہمدردی دکھائیں گے۔ اپنے محسن کے حق میں دعا کریں گے۔

عادل بادشاہ کی عہد سے سلامتی چاہیں گے

گو وہ غیر قوم کا ہو۔ مگر کسی سفلی عظمت اور بادشاہت کو اپنے لئے بت نہیں بنائینگے ہمارے پیارے رسول سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اذا دنع العبد فی المانیۃ التائب ومہملہ مہنیۃ الصدیقین ورہابنیۃ الابرار لم یجد احداً یاخذ لقلبہ یعنے جب کسی بندے کے دل میں خدا کی عظمت اور اس کی محبت بیٹھ جاتی ہے اور خدا اس پر محیط ہو جاتا ہے جیسا کہ وہ صدیقوں پر محیط ہوتا ہے اور اپنی رحمت اور خاص عنایت کے اندر اس کو لے لیتا ہے اور ابرار کی طرح اس کو غیروں کے تعلقات سے چھوڑا دیتا ہے تو ایسا بندہ کسی کو ایسا نہیں پاتا کہ اپنی عظمت یا وجاہت یا خوبی کیساتھ اسکے دل کو پکڑے کیونکہ اس پر ثابت ہو جاتا ہے کہ تمام عظمت اور وجاہت اور خوبی خدا ہی میں ہے پس کی عظمت اور جلال اور قدرت اس کو تعجب میں نہیں ڈالتی اور نہ اپنی طرف جھکا سکتی ہے۔

ذاتی جھگڑوں سے ائمہ دین کی تذلیل نکرو

بڑے ہی افسوس اور رنج کی بات ہے کہ جزوی اختلافات کی بنا پر بعض لوگ ادب اور احترام کے اس نقطہ سے گذر جاتے ہیں جو ائمہ دین کے لئے ہمارے دلوں میں ہونا چاہئے۔ اہلحدیث اور اہل فقہ امرتسر کے اخباروں میں ایکدوسرے کے خلاف مضامین نکلتے رہتے ہیں مگر میں اہل فقہ کی اس حرکت کو سخت ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ پر وقتاً فوقتاً بیہودہ حملے کرتا رہتا ہے اور گویا وہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ امام موصوف کی عزت اور رفعت پر حملہ کرے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی عزت تو اس سے کم نہیں ہو سکتی البتہ اہل فقہ کی جو منزلت مسلمانوں کے دل میں رہ سکتی ہے وہ قابل غور ہے کیا تفقہ فی الدین کا یہی منشا ہونا چاہئے؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ کے رستبازوں اور ماموروں کی مخالفت ایسے ہی بُرے نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ مگر مسلمانوں کے بگڑے ہوئے مذاق کا باعث ہی کہ وہ ائمہ دین کی اس طرح بے تذلیل کراتے ہیں ایسے اخباروں کے متعلق مسلمانوں کو خاص طور پر نوٹس لینا چاہئے اگرچہ الحکم کے مقاصد کی دشمنی اور عداوت میں اہل حدیث اور اہل فقہ دونوں برابر ہیں مگر میں بلاخوف مومتہ لائم امرتسر کے اہل فقہ کے اس طریق کو سخت ناپسند کرتا ہوں جو کچھ عرصہ سے اس نے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت میں اختیار کر رکھا ہے۔

جماعت کو نصیحت

اور پھر اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعود مانتی ہے خاص طور پر یہ سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعود کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو۔ تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اُس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آیندہ ہوگی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اُس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اول بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اُٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جز بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اُٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہو جانی شروع ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔ یہی وہ بات ہے جو قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے قد افلح من زکٰھا۔ یعنے وہ نفس نجات پا گیا ہے جو طرح طرح کے میلوں اور چرکوں سے پاک کیا گیا۔ دیکھو میں ایک حکم لیکر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے مگر اپنے نفسوں کے پاک کرنے کا جہاد باقی ہے۔ اور یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ خدا کا یہی ارادہ ہے۔ صحیح بخاری کی اُس حدیث کو سوچو جہاں مسیح موعود کی تعریف میں لکھا ہے کہ یضع الحرب یعنے مسیح جب آئیگا تو دینی جنگوں کا خاتمہ کر دیگا۔ سو میں حکم دیتا ہوں کہ جو میری فوج میں داخل ہیں وہ ان خیالات کے مقام سے پیچھے ہٹ جائیں۔ دلوں کو پاک کریں اور اپنے انسانی رحم کو ترقی دیں اور دردمندوں کے ساتھ ہمدرد بنیں زمین پر صلح پھیلا دیں کہ اسی سے اُس کا دین پھیلے گا اور اس سے تعجب مت کریں کہ ایسا کیونکر ہوگا۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے بغیر توسط معمولی اسباب جسمانی ضرورتوں کے لئے حال کی نئی ایجادوں میں زمین کے عناصر اور زمین کی تمام چیزوں سے کام لیا ہے اور ریل گاڑیوں کو گھوڑوں سے بھی بہت زیادہ دوڑا کر دکھلا دیا ہے ایسا ہی وہ اب روحانی ضرورتوں کے لئے بغیر توسط انسانی ہاتھوں کے آسمان کے فرشتوں سے کام لے گا۔ بڑے بڑے آسمانی نشان ظاہر ہوں گے اور بہت سی چمکیں پیدا ہوں گی جن سے بہت سی آنکھیں کھل جائینگی۔ تب آخر میں لوگ سمجھ جائینگے کہ جو خدا کے سوا انسانوں اور دوسری چیزوں کو خدا بنایا گیا تھا یہ سب غلطیاں تھیں۔ سو تم صبر سے دیکھتے رہو کیونکہ خدا اپنی توحید کے لئے تم سے زیادہ غیرت مند ہے اور دعا میں لگے رہو ایسا نہ ہو کہ نافرمانوں میں لکھے جاؤ۔ اے حق کے بھوکو اور پیاسو سُن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتداء سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصّوں کو بہت لمبا نہیں کریگا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اُس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں ایسا ہی ان دنوں میں ہوگا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ مسیح کی منادی بجلی کی طرح دُنیا میں پھیر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کی طرح دُنیا کے چار گوشہ میں پھیلیگی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے۔ سو یہ سب کچھ پیدا کیا گیا تا وہ بات پوری ہو کہ مسیح موعود کی دعوت بجلی کی طرح ہر ایک کنارہ کو روشن کریگی اور مسیح کا منارہ جس کا حدیثوں میں ذکر ہے دراصل اس کی بھی یہی حقیقت ہے کہ مسیح کی ندا اور روشنی ایسی جلد دُنیا میں پھیلے گی جیسے اونچے منارہ پر سے آواز اور روشنی دور تک جاتی ہے اس لئے ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک اور تمام اسباب سہولت تبلیغ اور سہولت سفر مسیح کے زمانہ کی ایک خاص علامہ ہے جسکو اکثر نبیوں نے ذکر کیا ہے ✦

[illegible]

خبرونکا گلدستہ

عام خبرین

میسور مین ہندو اودیات کا ایک سنٹرل کالج کہولا جائیگا۔

راجمندری (مدراس) مین نیشنل سکول کہولا گیا پریسیڈنٹ نے اپنی افتتاحی تقریر مین کہا کہ اس سکول کا ارادہ برٹش راج کو تہ وبالا کرنا نہین (اس رفع دخل مقدر کی ضرورت کیون پیش آئی۔ ایڈیٹر)

بنگال مین سمندری مچھلیون کا ذخیرہ بڑہانے کے لئے جو نمک استعمال کیا جائیگا۔ اس کا محصول منسوخ کر دیا گیا ہے۔

ایف اے ۔ بی اے کے امتحانات ہولی کیوجہ سے ملتوی ہوگئے ہولا گذر جائیگا تب شروع ہونگے۔

راجپوتانہ کے امدادی کامون کے واسطے ۹۰ لاکہ ۹۴ ہزار منظور کئے گئے جو ۱۹۰۸ و ۹ مین خرچ کئے جائینگے۔

نیلگری ۔ ریلوے لائین پر ایک پہاڑی کا حصہ آپڑا ہے

لفٹنٹ گورنر پنجاب کے مستعفی ہونے پر سر لوئس ڈین باقاعدہ لفٹنٹ گورنر مقرر ہو چکے ہین۔ مگر غالبًا وہ یکم فروری سے پہلے نہ آسکین گے اس لئے فی الحال بدہ کے دن سر گوردن واکر صاحب نے پنجاب کی گورنری کا چارج لے لیا ہے۔

شملہ کے لوئر بازار مین آگ لگ گئی دو دوکانین اور ایک گہر جل کر خاک ہوگیا۔

آریہ سماج کی بہی پرانی عمارت بہی جل گئی۔

عجیب وغریب سیاح۔ یکم جنوری کو ایک شخص لندن سے دنیا کی پیادہ پا سیاحت کو روانہ ہوا ہے اس کے بشرہ پر آہنی چہرہ ہے اور وہ بچون کی چہوٹی گاڑی ہاتہ سے دہکیلتا ہوا لیجائیگا۔ اسے اس سفر کے اختتام پر تین لاکہ روپیہ انعام ملیگا جو امریکہ کا ایک کروڑپتی دیگا۔ شرایط یہ ہین کہ وہ اپنی اصلیت کسی آدمی کو نہین بتلائے گا۔ برطانیہ اور آئرلینڈ کے تمام اضلاع سے گذریگا۔ وہان سے وہ ڈاک کا ٹکٹ خریدیگا۔ اثنائے مسافت مین اپنی بیوی تلاش کریگا۔ جن شہرون سے گذریگا اور جتنے میل پیدل چلے گا اس کی کیفیت کسی شہر کے حاکم یا دیگر ذمہ وار آدمی کے دستخط کرا کے روانہ کرتا رہیگا۔ اس آدمی نے بیان کیا۔ میرے پاس اس وقت پہوٹی کوڑی بہی نہین ہے اثنائے مسافت مین رسالے اور تصاویر فروخت کرتا رہیگا۔ شروع مین مجہے رسالون اور تصویرون کے ایک پونڈ خرچ کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اس پر میرا گذارہ رہیگا۔ چہرہ پر ہمیشہ لوہے کا چہرہ رہیگا اور آئرن ماسک کے نام سے مشہور ہوگا۔

اخبار ترجمان اپنے ایک لیڈنگ آرٹیکل مین رقم طراز ہے کہ پچہلے دونون قبائیل عرب کے شیوخ نے ایک عام جلسہ کرکے دربار سلطانی مین ایک میموریل اس مضمون کا ارسال کیا ہے کہ ان کے لڑکون کو ریلوے کے ورکشاپ مین کام سکہانے کے واسطے بہرتی کیا جاے اور انہین مفید پیشے بتائے جائین اس طرح پر امید کیجاتی ہے کہ لایق دستکار اور پیشہ ور عرب کے بادیہ نشینون مین پیدا ہو سکین اور انہی کی جماعت مین سے بہت کچہ کاریگر لہار۔ بڑہی اور معمار وغیرہ حجاز ریلوے پر کام کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔

اور حجاز ریلوے کی کمیٹی (انتظامی) نے ایک خاص دخانی جہاز محض ریلوے کے کام کے لئے خرید کیا ہے اور یہ جہاز بندگاہ حیفا مین رکہا جائیگا۔

اور پانچوین فوجی آرمی کور کے سررشتہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ حجاز ریلوے پر کام کرنے والے **سپاہیون کے لئے** خیمون کی بہمرسانی کا انتظام کرے اور مریضون کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ پر بآسانی منتقل کئے جانے والے اسپتالی خیمے بہی بہم پہنچائے۔ (لسان الحال)

افواہ ہے۔ کہ بمبئی کا ایک اخبار راوی ہے۔ کہ بنگال کے ایک میگزین کے ایڈیٹر پر سڈیشن کا مقدمہ چلنے والا ہے

چلتی گاڑی پر پتہر پہینکنا۔ شمالی بنگال لائین کی ایک چلتی ٹرین پر دیہاتی چہوٹے لڑکون نے پتہر پہینکے۔ جس کی پاداش مین اس پر مقدمہ چلا گیا۔ لڑکے نے فسٹ جج کے سامنے اقرار کیا جب اس کے باپ نے اس کی نیک چلنی کی ضمانت دی۔ تو اسے چہوڑ دیا گیا۔

انارکسٹون کی شرارت نیویارک سے ایک تار برقی آئی ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے۔ کہ رایوڈی جنیرو مین تین اٹالین باشندے گرفتار کئے گئے ہین۔ انپر ایک انارکسٹ فرقہ کے ممبر ہونے کا شبہ ہے

ترکی ایرانی سرحد کا تنازعہ۔ باکو سے سنیٹ پیٹرسبرگ مین یہ خبر پہنچی ہے۔ کہ ایرانی سرحد کی ترکی سپاہ کو آگے بڑہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ریزرو سپاہ بہی **طلب کی جائیگی**۔

جرمنی کے بے روزگارون کا فساد۔ ریچ شٹاگ کے سامنے پولیس اور بے روزگارون کے مابین لڑائی ہوئی۔ پولیس نے ننگی تلوارون سے حملہ کیا۔ کئی آدمی **مجروح** ہوئے۔ ہنوز مین بہی بے روزگارون چاقوؤن چہرون سے پولیس پر حملہ کیا

قیدون کا فرار ہالہ (حیدرآباد سندہ) سے کئی قیدیون کے جیل خانے سے نکل بہاگنے کی خبر آئی ہے۔ ۹ قیدی ۱۵ ماہ رواں کو جیل خانہ کے دروازے پر آئے۔ سنتری سے بندوق اور گولیان چہین لین اور اسے نشانہ بندوق بنا کر اور بندوقین اٹہا کر رفوچکر ہوگئے۔ پولیس ایک فوجی دستہ کے ساتہ انکی تلاش کو گئی ہے۔

مشہور روسی چور۔ ریلوے مین چوریان کرنے والا مشہور روسی چور کاندرسکی جو بمبئی جیل سے بہاگ کر گیا تہا اور کئی دن سے کچہ پتہ نہین لگتا تہا۔ وہ حیدرآباد سندہ مین ٹرین مین دیکہا گیا۔ مگر گرفتار نہین کیا گیا۔

چلتی ٹرین مین چوری۔ فرانس کے ایک مشہور رئیس کئونٹ گرامان بمبئی سے سندہ کو جا رہا تہا۔ کاندرسکی نے اس کا بیگ چرا لیا جس کے اندر اٹہہ سو روپے کے نوٹ اور پونڈ تہے اور دس ہزار روپے کی درشنی ہنڈی تہی۔ کلکتہ پولیس کا ایک روسی کارندہ اس چور کے پیچہے لگا پہرتا ہے۔

ہڑتال ۔ گریٹ انڈین پینشولا ریلوے کے کارخانے پریل کے مزدورون کی ہڑتال بدستور قایم ہے۔ انہون نے ایک آنہ فنڈ قایم کرکے ایک وکیل کو ریلوے ایجنٹ کے پاس ان کی شکائت بیان کرنے کے لئے بہیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ترجمہ قرآن شریف۔ روسی صوبہ وقازمین مسلمانون کا ایک قبیلہ کوزرین نامی ہے ایک فاضل بزرگ جن کا نام سیر ینیسو یلی ہے انہون نے شہر اجاری مین (نواح باطوم) اور دیگر ایسے مقامات پر جہان کوزرین قبیلہ کے مسلمان رہتے ہین۔ تلاوت قرآن شریف کی ترقی اور اشاعت کے لئے کتاب اللہ کا ترجمہ اسی زبان مین کر دیا ہے اور ان کی یہ ہمت نہایت قابل تعریف ہے (ترجمان)

بخارا مین ایک سخت حادثہ۔ بخارا کے وزیر مال ایک گاڑی پر سوار ملکی عہدہ دارون کو ساتہ شہر سے ۱۲ میل فاصلہ پر آ رہے تہے کہ یکایک پہاڑی گہاٹیون مین سے چار مسلح بدمعاشون نے باہر آکر ان گاڑی پر حملہ کر دیا اور ان کو قتل کرکے انکے پاس جسقدر سرکاری خزانے کا روپیہ تہا سب لوٹ لے گئے۔ رقم کی مقدار ایک لاکہ ۸۰ ہزار روبل تہی تحقیقات سے صرف اب تک اتنا معلوم ہو سکا ہے۔ کہ ان غارتگرون مین ایک فوجی سپاہی بہی شامل ہے۔ (رسالہ دین و معیشت)

چاندپور کے ایک طالب علم پر کومیلا مین مقدمہ چل رہا تہا۔ کہ اسنے مسٹر اینڈرسن سول سرجن کو دہکا دیکر نہر مین گرا دیا اس کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ ملزم کو چہ ماہ قید اور دو سو روپے جرمانہ کی سزا ملی

اخبار ہندوستانی کو اسکے ایک نامہ نگار نے لکہا ہے کہ محکمہ انسداد طاعون شہر لکہنو کے ایک میٹ مسمی بہگواندین نے ۱۴ دسمبر ۱۹۰۷ء کو خودکشی کیلئے ایک پاند زہر موشان کہا لیا تہا جس سے اسے صرف دو دن تک خفیف سا پیٹ درد ہوتا رہا اور کسی قسم کا بیماری نہین ہوئی اور اسکے بعد وہ بالکل تندرست ہوگیا نامہ نگار اس سے نتیجہ نکالتا ہے کہ چوہون کو مارنے کے جو زہر استعمال کیا جاتا ہے۔ وہ آدمیون کے لئے نقصان دہ نہین مگر ہماری رائے مین یہ صحیح نہین ہے۔ ہم نے دیکہا ہے اس زہر سے چرندے اور پرندے تو ہلاک ہو جاتے ہین تو انسان کیونکر بچ سکتا ہے میٹ مذکور کے بچ رہنے کا وجہ ممکن ہے۔ کوئی اور ہو

ہمنے جناب مسیح موعود علیہ السلام کو کیا دیکھکر قبول کیا

گذشتہ اشاعت سے آگے

کرہ زمہریر کی سردی نے ہماری آگے پہلے ہی بہت سرد کر دی تھی ۔ کیونکہ خیر سے ہم ایسے بھولے میاں تو تھے ہی نہیں ۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کو انسانیت سے خارج سمجھتے اگرچہ منافق طور پر خواہ کچھہ اعتقاد رکھتے تھے ۔ مگر انسانیت کا خیال ہمیشہ برابر ظاہر کرتے رہتے ہیں اور صفات کی نسبت خداتعالےٰ کی عطا و خیال کرتے رہتے ۔ مگر عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے ایسے تھے کہ کسی دوسرے کے لئے یہ امر تسلیم نہیں کرتے تھے ۔ کیونکہ ترجیح بلامرجح کا ہم نے شیوہ اختیار کیا ہوا تھا حالانکہ یہ امر بدیہی ہے ۔ کہ جب ایک شخص کو مثلاً بکر کو خلقت طیور کرنے کی قدرت خداتعالےٰ بطور اذن کے عطا کر سکتا ہے اور جو کچھہ کہا کر یا گھرون مین سنیت کرا دو ۔ اس کے ظاہر کرنے کا علم بطور اذن کے اللہ تعالیٰ تفویض کر سکتا ہو مردے زندہ کرنے کی طاقت بطور اذن کے بخش سکتا ہے تو بیچارے عمر نے کیا قصور کیا ہے ۔ کہ وہ اس سے محروم کیا جاتا ہے ۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہین ۔ کہ عمر کا زہد اور تقویٰ اور پارسائی بکر سے ہزار ہا درجہ بڑھکر ہے ۔ مگر عمر غریب کسی باغ کی مولی نہین خیال کیا جاتا ۔ لیکن بکر خالق ۔ مالک ۔ رازق ۔ رحمٰن رحیم ۔ کریم ۔ اور عالم الغیب وغیرہ بن جاتا ہے ۔ گویا بکر کی پانچوں گھی مین ہین ۔ کہ ایک تو بندے بھی بنے اور یون خدا کی طرف سے لایق قبولیت ہوئے ۔ اور خالق بھی بنے اور یون مخلوق کی طرف سے قابل عزت اور لایق پوجا ٹھہرے ۔ مگر یہ بات سمجھہ مین نہین آتی ۔ گویا کہ یہ ایک گورکھ دہندے کی طرح ہے کہ وہ مخلوق جو حضرت عیسیٰ نے بنائے تھے ۔ یا وہ مردے جو انہوں نے زندہ کئے کیا شناخت رکھتے ہین یعنی کس طرح پہنچانے جا سکتے ہین ۔ کہ یہ خدا کی قدرت سے بنے ہین اور وہ مسیح کی اُس قدرت سے بنے ہین جو خدا نے ان کو عطا کی تھی ؟ باوجودیکہ قرآن مین لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا پڑھتے تھے ۔ مگر پھر بھی آنکھون پر پٹی باندھکر عیسیٰ مسیح کی خالقیت کی پٹری جاتے تھے ۔ مگر یہ خیال کبھی نہ کرتے تھے ۔ کہ اگر وہ چیڑیون کے خالق بن گئے تو رازق مالک ۔ رحمٰن رحیم وغیرہ بننا بھی ضرور ہی ہے ۔ پھر کیا ممکن نہین ۔ کہ وہ خدا کے بچے یا خدا ہی بقول عیسائیون کے بن گئے ہون ایسے ہی سری رام چندر جی اور سری کرشن جی مہاراج بھی خدائی اذن پاکر خدائی کی ہو ۔ کیونکہ جیسا کہ ایک آدمی خدا کے اذن سے خالق مالک رازق عالم الغیب اور حی القیوم ہو سکتا ہے ۔ تو وہ دوسرے کا ہو جانا بھی قرین قیاس ہے ۔ حی القیوم کے ہم نے اس لئے الفاظ ایزاد کردئے ہین ۔ کہ خالق کے لئے ان صفات کا ہونا بھی ضرور ہے ورنہ مخلوق کا بغیر ان صفات کے رہنا ناممکنات مین سے ہے جس طرح چڑیان بنانے اور مردے زندہ کرنے وغیرہ کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ تھا ۔ کہ یہ سب کچھہ خدا کے اذن سے حضرت عیسیٰؑ کو طاقت ملی تھی ۔ اسی طرح کرہ زمہریر کی سردی سے بچ جانا خدائی قدرت کے نظارے مین تسلیم کر لیتے تھے اور مخالف معاند کے زبان ہلانے پر خدا کے القادر ہونے کو پیش کرکے پیچھا چھڑا لیتے تھے ۔ مگر سلسلۂ عالم پر کبھی نظر کر دماغ کو تکلیف نہ دیتے تھے ۔ کہ اتنی بڑی زمین کا ہے کے لئے بنی ہے جبکہ انسان اوپر جاکر بھی ڈیرے لگا سکتا ہے لیکن ہماری ایسی حالت ہو گئی تھی ۔ کہ کسی بات پر غور کرنے کے لئے پوری توجہ سے کام نہ لیتے تھے ۔ اگرچہ کرہ زمہریر کی سردی سے بچ جانا ہمارے نزدیک خدائی قدرت کا نظارہ بیان کر دینا ۔ قرین مصلحت تھا ۔ مگر یہ امر کہ آسمان کا وجود کچھہ نہین ہے ۔ بے شک ہماری راہ مین بہت کچھہ مشکلات کے پہاڑ حایل کر دیتا تھا ۔ جس کے جواب مین کسی اعتراض کرنے والے کے سامنے ہماری بولتی بند ہو جاتی تھی ۔ مگر کیا کرین مجبور تھے اور ایسے عقیدون کے پھندے مین پڑے تھے ۔ کہ جنپر ایسے ایسے زدین پڑتی تھین ۔ کہ ان کا بیان ایک دفتر سے کم نہین ۔ اس مین شک نہین کہ آسمان کا درمیان مین سے یون حرف غلط کی طرح مٹ جانا ایسے عقیدہ رکھنے والے کے لئے ضروری ندامت کا باعث ہو جاتا ہے جو یہ عقیدہ رکھتا ہو ۔ کہ کوئی آسمان پر چڑھا ہے اور کسی خاص وقت مین اس کا نزول آسمان سے ہوگا چنانچہ ہمارے ایک مہربان انگریز جن کا نام مسٹر او ۔ ای ۔ مارٹر ہے ۔ جو کچھہ ہمارے برانچ مین بطور قایم مقام انچارج کو تھے اور جو کہ رومن کیتھولک عیسائی ہین ۔ ہمنے ان کے پاس یہ سوال کیا ۔ کہ کیا آپ فلسفہ جدید کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہین اور اس پر یقین لاتے ہین جس کا جواب صاحب موصوف نے یہ دیا کہ ۔ ہان ۔ اس پر مین نے کہا کہ فلسفہ جدید نے جو کہ یہ امر پیش کیا ہے ۔ کہ آسمان کچھہ شئے نہین ہے اسکو بھی آپ ضرور مانتے ہونگے ۔ انہون نے کہا ۔ کہ ہان ۔ یہ بات بالکل درست ہے کہ آسمان کچھہ چیز نہین ہے ۔ اس پر مین نے کہا کہ اب تبلائے کہ جناب یسوع مسیحؑ کہان گئے اور کونسی جگہہ ان کا قیام مانا جاوے جس حالت مین کہ آسمان کچھہ شئے نہین ہے یعنی اس کا کچھہ بھی وجود نہین ہے ؟ یہ جو آج تک اعتقاد رکھا گیا ہے ۔ کہ حضرت عیسیٰ آسمان گئے ہین ۔ اور اب تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ آسمان کچھہ چیز ہی نہین ہے تو ہم کیا کرین اور حضرت عیسیٰ کو کدھر گیا ہوا مانین ؟ چونکہ انگریز عقلمند تھا ۔ دوربین تھا ۔ حقیقت شناس تھا ۔ منصف مزاج تھا ۔ اس سوال کو سنکر آنکھین نیچی کر لین اور ہنسنے لگا ۔ اور اس سوال کے جواب سے بالکل خاموش ہو گیا ۔ ایسا کیون ہوا ؟ اسکی کیا وجہہ ہے ؟ یہی کہ نوخیالات اگرچہ خون کا جزو بھی ہو جاوین ۔ مگر وہ حقیقت شناس اور منصف مزاج کو ہٹ دہرمی پر مجبور نہین کر سکتے ۔ بلکہ ہٹ دہرمی کے بجائے خاموشی کو ترجیح دینا ایسے حضرات مناسب خیال کرتے ہین ۔

اس زندگی کے نشیب و فراز مین اگرچہ ہم وہابیت کے رنگ سے رنگین ہو گئے تھے ۔ موحد اور اہل حدیث کہلانا باعث فخر جانتے ہین ۔ وما انا من المشرکین دن رات مین کئی دفعہ پڑھتے تھے ۔ مگر پھر بھی شرک و بدعت مین تمیز کرنے سے کوسون دور تھے ۔ گویا کہ شرک و بدعت کی حقیقت کو باوجود جاننے کے اس سے اغماض کرتے تھے اور خواہ نخواہ حضرت عیسیٰ کی طرف وہ امور منسوب کرتے تھے ۔ کہ جو صریحاً شرک مین داخل ہین وجہہ یہ کہ جب عیسائی ان کو خدا اور خدا کا بچہ بناتے ہین اور قرآن ایسے مدعیون سے دریافت کرتا ہے کہ ام جعلوا للہ شرکاء خلقوا کخلقہ فتشابہ الخلق علیہم قل اللہ خالق کل شئی وھو الواحد القہار ۔ یعنی جنکو یہ لوگ خدا اور خدا کا بچہ بنا کر شریک خدا ٹہراتے ہین ۔ انہون نے کیا ایسی ہی کوئی مخلوق پیدا کی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ کے ارادہ اور حکم سے ہوئی ہے جس کی وجہہ سے خلقت آپس مین ملگئی ہے اور اب پتہ نہین لگتا ۔ کہ خدا کی مخلوق پیدا کی ہوئی کونسی ہے اور حضرت عیسیٰ کی کونسی ہے اور پھر یہ سوال کرکے ایک اصل کے ذریعہ سمجھایا ہے ۔ کہ خالق کون ہو سکتا ہے اور کس کا کام خلقت کرنا ہے ۔ فرمایا کہ اللہ ہی ہر ایک شئی کا خالق ہے اور اسکی خالقیت کی دلیل یہ ہے کہ وہ باوجود اپنے ذات صفات مین اکیلے ہونے کے سب پر غالب ہے یعنی سب کے حالات سے پوری پوری آگاہی رکھتا ہے ۔ کسی کا حال اس سے پوشیدہ نہین ہے وہ دلون اور سینون کی پوشیدہ باتون کو جانتا ہے ۔ ذرہ ذرہ کی کنہ اور حقیقت سے واقفیت ہے مگر مخلوق مین سے کوئی نہ تو ایسی واقفیت رکھہ سکتا ہے اور نہ اس کا علم ایسا وسیع ہو سکتا ہے اور نہ اکیلے ہونے کی حالت مین سب پر غالب ہو سکتا ہے اس لئے یقیناً وہ خالق ہونے کے لایق بھی ہرگز ہرگز نہین ۔ باوجود ایسے کھلی دلیل ہونے کے اور موحد کہلانے کے اور بظاہر شرک سے بیزاری ظاہر کرنے کے حضرت عیسیٰ کے خالق ہونے کا اقرار کرتے تھے ان کو عالم الغیب ظاہر کرتے تھے اور لطف یہ کہ ایک طرف تو اللہ تعالےٰ کی نسبت بموجب آیت ربی الذی یحیی ویمیت مردے زندہ کرنے کا اعتقاد رکھتے تھے ۔ مگر دوسری طرف جناب عیسیٰ مسیح کو بھی اس مین شریک ٹہرانے کے باوجود موحد ہونے کے دعویدار تھے ۔ گویا کہ ایسا اعتقاد رکھتے تھے ۔ کہ اسکی حقیقت کی طرف توجہہ کرنا مناسب نہ سمجھتے تھے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے پر میرے پیارے بھائی بابو علی محمد صاحب احمدی کلرک چیف سپلائی اینڈ ٹرانسپورٹ لاہور چھاؤنی نے آج صبح کو جو عید الضحیٰ کا دن ہے ۔ نماز عید کے پڑھنے سے پہلے

ایک نہایت ہی عجیب لطیفہ سنایا جو امید ہے کہ ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ کہ چند روز ہوئے جو وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مردے زندہ کرنے کے متعلق سوچ رہے تھے۔ آخر یہ بات خیال میں آئی۔ کہ اگر فی الحقیقت وہ مردے جو حقیقتاً مر گئے ہوتے ہیں کسی نبی کے ذریعے دوبارہ دنیا میں آجاتے تو اللہ تعالےٰ ان تمام منکران قیامت اور حشر اجساد کو یہ جواب دیتا۔ کہ جیسے فلان نبی کے ذریعہ فلان فلان وقت میں مردے زندہ کئے ہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بجائے اس جواب دینے کے اللہ تعالےٰ نے ایسے ایسے جواب دیئے ہیں۔ کہ روزمرہ کی خلقت میں نظر آتا ہے اس سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسے مردے جو حقیقتاً مر گئے دنیا میں لوٹ کر نہیں آئے ورنہ ان کی نظیر ہی قیامت اور حشر اجساد کے منکرین کے لئے کافی و دافی تھی۔ اور اگر دوسرے انبیاء کے وقت میں ایسی کوئی نظیر نہیں تھی۔ تو حضرت عیسیٰ چونکہ ایسے مردے بقول ان حضرات کے جو ان کے ایسے مردے جو حقیقتاً مر گئے تھے۔ زندہ ہونے کے قائل ہیں۔ زندہ کر چکے تھے اس لئے آنحضرت صلعم کے وقت کے منکران حشر اجساد اور قیامت کو چاہئے تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ ایسے ہی جواب میں ملزم ٹھہراتا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ان کے سوال کے جواب میں کہ من یحیی العظام وھی رمیم اللہ تعالےٰ یہ جواب دیتا ہے کہ قل یحییھا الذی انشاھا اول مرۃ حالانکہ یہ جواب دینا کہ فلان وقت اتنے برس کے مردے ہمارے اذن سے حضرت عیسیٰ نے زندہ کئے تھے۔ زیادہ تر مفید ہو سکتا تھا۔ مگر یہ جواب نہیں دیا گیا۔ لہذا ثابت ہوا کہ سنت اللہ میں ایسے مردے زندہ ہونے ہرگز ہرگز ضروری نہیں اور نہ ہی کئے گئے ہیں۔ جو حقیقتاً مر گئے ہوں بدین وجہ اللہ تعالےٰ نے ایسا جواب بھی ان کو نہ دیا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بات بہت ہی معقول اس اعتقاد کے رد کرنے کے لئے ہے۔ مگر حضرت عیسیٰ کی محبت ایسے رگ و ریشہ میں پیوست ہوئے ہے۔ کہ اصل بات کو نہیں سوچا جاتا ہے۔ اور خواہ نخواہ ہٹ دھرمی کی جاتی ہے۔ ورنہ اس میں کچھ حرج تو نظر آتا ہی نہیں ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ نے ایسے مردے زندہ کئے ہیں۔ جو دل کے اندھے تھے۔ اور جو بگڑے تگڑے تھے ہمارے خیال میں ایسے مردے جو دل کے مُردے ہوں اور اعلیٰ درجہ پر گمراہی میں مبتلا ہوں۔ ان کا راہ راست پر لے آنا اور ان کو لقائے الٰہی اور وصال الٰہی کا مزہ چکھا دینا جیوانات سے بدتروں کو انسان اور انسان بھی کیسا با خدا انسان بنانا اس مردے کے زندہ کرنے سے ہزار ہا درجہ بہتر ہے جو محض دنیوی زندگی کے لحاظ سے زندہ کیا جاوے۔ مگر اسکی روحانیت مردہ ہی رہے عرب کے ہسٹری کے ورق جب الٹ کر ہم دیکھتے ہیں۔ اور عرب کے فرزندوں کی حالتوں کا سمان آنکھوں کے سامنے لاتے ہیں۔ ان کی شوخیاں اور بدچلنیاں جب دیکھی جاتی ہیں اور پھر آنحضرت صلعم کے ذریعہ ان کا اتقا اور پرہیزگاری کو ملاحظہ کیا جاتا ہے۔ تو ہمارا دل خدا کے لئے گواہی دیتا ہے کہ یہ مردے ان مردوں کے زندہ کرنے سے ہزار ہا درجہ فوقیت رکھتے ہیں۔ جو کہ کسی غار میں پڑے ہوں۔ مگر بات کا بتنگڑ کا بنانا اور حقیقت سے اغماض کرنا ہم نے عیسائیوں سے سیکھا تھا۔ کہ کیا اس کا ذکر کیا جاوے اور کیا بیان کیا جاوے۔ عیسائی تو خیر مجبور تھے۔ وہ تو حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا بیٹھے تھے۔ وہ جو چاہتے حضرت عیسیٰ کے باب میں اعتقاد ظاہر کرتے۔ یا کہتے ان کو حق پہنچتا تھا۔ مگر ہم باوجود موحد کہلانے کے اور مومن مسلمان بننے کے مدعی ہو کر ایسی حرکت کا ارتکاب کرتے تھے کہ جس کا ہم کو کسی طرح بھی حق نہ تھا۔ گویا کہ عیسائیت میں دخل در معقولات دیکر ماں نہ ماں میں تیرا مہمان والی مثل کو پورا کرتے تھے۔ لطف یہ کہ آنحضرت صلعم کے عالم الغیب ہونے کا جب کبھی کوئی ہمارے آگے ذکر کر بیٹھتے تھے تو ہم قرآن کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی وہ حدیث بھی پیش کرتے ہیں جس میں ہے کہ اگر کوئی یہ بیان کرے کہ آنحضرت صلعم غیب کی باتیں جانتے تھے۔ یا وہ پانچ باتیں جن کا ذکر اللہ تعالےٰ نے سورہ لقمان کے آخر میں کیا ہے تو اس نے آنحضرت صلعم پر بہتان باندھا۔ یہ خیال برابر جماتا تھا۔ کہ آنحضرت صلعم تمام انبیاء سے افضل ہیں۔ مگر افضلیت کا راز سمجھنے سے ہم کوسوں دور تھے۔ گویا کہ ایک سانچے میں ڈھلے ہوئے تھے اور ہمارے جسم کی بناوٹ تو دوسرے مخلوقات سے جدا تھی ہی مگر عجیب و غریب اعتقاد نے سونے پر سہاگے کا کام دیا تھا۔ نہیں نہیں میں بھول گیا۔ ملمع سازی خیال کیجئے۔ یا خیال کیجئے کہ ہمارے خیالات کی کشتی ایسے بھنور میں تھی کہ جسکی ماہیت کی بالمشافہ گفتگو کرنا تو کجا اسکی حقیقت کا راز سمجھنے سے بھی محض غافل تھے۔ ورنہ اس کے سمجھنے اور غور کرنے کی اپنے دماغ کو تکلیف دیتے تھے۔ گویا کہ ہم ایسے خیالات میں تھے۔ کہ خود ہی ان سے اپنے خیال میں خوش تھے۔ جس کے اندر مغز تو کیا ہونا تھا۔ بلکہ ہڈیوں کی بھی صفائی تھی۔

ہم جہاد کو دین اسلام کی ترقی کا خاص ذریعہ خیال کرتے تھے اور دوسرے کے ایمان سے انکار کرنے پر بھی کاری ہتیار خیال کرتے تھے۔ ہم یہی خیال کرتے تھے۔ کہ اگر دین ترقی کر سکتا ہے۔ تو جہاد سے اسلام قبول کیا جا سکتا ہے۔ تو جہاد سے مگر یہ خیال کبھی نہ کرتے تھے۔ کہ زبردستی دینی تعلیم کیسے دل کے اندر رہ سکتی ہے۔ دل کے اوپر کسی مذہب کے دلائل سنائے بغیر کیسے کسی مذہب کا اثر ہو سکتا ہے اجب تک کہ اس کو سوچنے اور سمجھنے کا موقع نہ دیا جاوے۔ یہ تو بالکل سچ ہے کہ انسانی جسم کے اندر سے غلیظ مواد چیر پھاڑ کر نکالا جا سکتا ہے۔ اور اس کے اندر دوائی کی بتیاں دے کر فوری اثر پہنچایا جا سکتا ہے۔ جیسے کہ جب ایک طبیب پُرمواد پھوڑے کو جو کسی شخص کے جسم کے کسی حصہ پر واقع ہو۔ دیکھتا ہے۔ تو اس کو نشتر سے چیر پھاڑ کر اس کا گند اور اذیت رسان مواد نکال کر باہر کرتا ہے۔ اور بعد اس کے کاربالک ایل کی یا جسکی مناسب سمجھے بتیاں دیکر اور پھر کسی مرہم کے ذریعہ پوری صحت ہو جانے تک سعی بلیغ کرتا ہے جس سے اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔ مگر دل اس قسم کی بناوٹ رکھتا ہے کہ یہ کسی ماری ڈاکٹر کے ہتھے چڑھتا ہی نہیں ہر بلکہ اس کی حالت ایسی ہے جیسے کہ یہ کسی کرہ کی ہوا کرتی ہر جیسے سورج جو ہمارے اس زمین سے جس پر ہم بیٹھے ہوئے یہ مضمون لکھ رہے ہیں۔ بڑا ہے اور اسکی کشش نے زمین کو اپنے ارد گرد طواف کرانا شروع کرا دیا ہے ایسی ہی ہمارے اس زمین نے چاند کو۔ اسی طرح حضرت دل کی حالت ہے کہ وہ بھی اسی کی طرف طواف کرنے کے لئے دوڑتے ہیں۔ کہ جو ان سے حثیت میں زیادہ ہو اور کہ جو ان کو ہر ایک امر میں تسلی کرا دے ورنہ یہ حضرت قابو میں آنے والی ہی نہیں۔ جب ان کی تسلی ہو جاتی ہے تو پھر تو یہ ایسی ان معتقدات کی طرف جھک جاتے ہیں جن کی طرف ان کو دعوت کی جاتی ہے۔ جیسے کہ میوے سے لدی ہوئی شاخ درخت زمین کی طرف جھک جاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے یہ ضروری ہے۔ کہ مذہب کے قبول کرنے کے حضرت دل کو مجبور نہ کیا جاوے اور نہ ان کو شمشیر کا قبضہ دکھلایا جاوے بلکہ آزادی سے ان کو اچھی طرح غور کرنے دیا جاوے۔ اور تسلی و تشفی کرانے کا ان کو وقت اور موقع دیا جاوے۔ جس مذہب میں صداقت کی روح ہوگی تو اس پر خود بخود یہ قربان ہونگے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام ہاں پیارے اسلام نے مذہب کی خاطر صاف صریح حکم سنا دیا کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ مگر عقل کے زندہ ہو کر ہم خواہ نخواہ اسلام کو جبر سے پھیلانے کے قایل ہو کر اسلام کو بدنام کرتے تھے اور ذرا بھی خوف خدا ہم کو نہ آتا تھا۔ لیکن اب جب آنکھیں کھلیں۔ تو پتہ لگا کہ زبردستی کسی مذہب کا قبول کرانا۔ نہایت نامعقول حرکت ہے۔ یہ ہمارے سخت نالایق حرکت تھی کہ ہم خواہ نخواہ جہاد کے ذریعہ جبراً مسلمان کرنا میں فرض سمجھتے تھے۔ اور ہم عقل و فکر کو دھکے دیتے تھے سب بے شرمی تیرا بھلا ظاہراً نہیں تو ان ڈائرکٹ تو ضرور رکھتے تھے۔

زندگی کے ایک حصہ میں رہبانیت کا تمغہ حاصل کرنے سے پہلے اولیاء اللہ کی قبروں کو مرادوں کا داتا یقین کرتے تھے۔ ان سے منت سماجت کرنا میں ایمانداری پر ہمارے نزدیک دال تھا۔ مگر اس کے دوسرے پہلو نظر انداز تھے۔ یعنی یہ کہ جب یہ حضرات مرادوں کے داتا ہوتے تو اس تودۂ خاک کے نیچے کاہیکو سوتے ہوتے اور کاہیکو دنیا کی بے ثباتی کا نظارہ ان کے قبرین پیش کرتیں۔

باقی آئندہ

خاکسار محمد حسین حال وارد دارالامان قادیان۔

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا۔